Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
بدھ 15 اپریل 1998ء 17 ذی الحجہ 1418ھ 15 شہادت 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 79

نکاح میں دینداری کو ترجیح دیں

کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہو سکتی ہیں یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے۔ لیکن تو دیندار عورت کو ترجیح دے' اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دیندار عورت حاصل ہو۔

(بخاری)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔ بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہریلا ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اسی غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 83)

ہالینڈ میں حضرت صاحب کی مصروفیت کی تازہ رپورٹ

از احمدیہ ٹیلی ویژن 14-اپریل صبح ساڑھے دس بجے
حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع آج کل ہالینڈ کے دورہ پر ہیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ ہالینڈ کے جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔ اس جلسہ میں 750 سے زائد افراد نے شرکت کی۔

اس کے علاوہ بیت النور ہالینڈ میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ 65 افراد نے حضرت صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ 5 بچوں کی تقریب آمین میں حضرت صاحب نے شرکت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ہر آن ہمارے پیارے امام کا حافظ و ناصر ہو۔

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا اللہ نے حکم دیا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

(کلام الٰہی) نے ماں باپ کے جو حقوق قائم کئے وہ تین بنیادوں پر قائم کئے۔ ایک یہ کہ ماں باپ کے شکر گزار بچے بن کے رہو۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ سے (-) حسن سلوک کرنے والے بنو اور تیسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو۔ یہ تین بنیادی اصول ہیں ماں باپ کے حقوق کے قیام کے لئے جو (کلام الٰہی) میں بیان کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ (-) فرماتا ہے تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان میں کسی ایک پر یا ان دونوں پر بڑھاپا آجائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو۔ اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو اور رحمت کے جذبہ کے ساتھ ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو اور ان کے لئے دعا کرتے ہوئے یہ کہا کرو اے میرے رب ان سے رحمت کا سلوک کر کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی (جب میرا کسی عمل کی وجہ سے ان پر کوئی حق نہیں بنتا تھا)

سورۃ عنکبوت میں ہے (-) اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے حسن سلوک۔ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے حالانکہ اس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اس خاص حکم میں فرماں برداری نہ کر کیونکہ تم سب نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور میں تمہارے عمل کی نیکی بدی سے تم کو واقف کروں گا۔ اور سورۃ لقمان میں ہے:-

(-) اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو۔ انسان کو اپنے والدین کے متعلق احسان کرنے کا تاکیدی حکم دیا اور اگر وہ دونوں تجھ سے بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک مقرر جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی یہ بات مت مان۔ ہاں دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھ اور اس شخص کے پیچھے چل جو میری طرف جھکتا ہے اور دینی اور دنیوی معاملات میں اس کا اسوہ اس قابل ہے کہ اس کے پیچھے چلا جائے۔ یہ تین آیات آج کے اس مضمون کے لئے میں نے منتخب کی ہیں۔..... کی جو آیات ہیں ان میں مندرجہ ذیل احکام پائے جاتے ہیں۔ ایک۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرنی اور اس کا بڑا گہرا تعلق ہے اس تعلیم کے ساتھ جو (دین حق) نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے دی۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو۔ اچھا سلوک کرو۔ تیسرے یہ کہ ان کی کسی بات پر خواہ تمہیں وہ ناپسند ہو اف تک نہ کہو۔ چوتھے یہ کہ ان کو جھڑکو مت۔ کسی بات پہ بھی تلخ کلامی سے کام نہ لو۔ پانچویں یہ کہ ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔ چھٹے یہ کہ ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو۔ ساتویں یہ کہ یہ عاجزانہ رویہ رحمت کے جذبہ سے تمہارے دلوں میں پیدا ہو یہ عاجزانہ رویہ جو تم اختیار کرو اس کی بنیاد رحمت کا جذبہ ہو۔ جس کا اظہار اس طرح کرو کہ ان کے لئے دعا کرتے رہا کرو (یہ آٹھواں ہے) کہ اے میرے رب ان سے رحمت کا سلوک کر۔

(از خطبہ 20-جولائی 1979ء)

ooo

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے 13 سال کی عمر میں (کلام الٰہی) حفظ کیا اور آپ بچپن ہی سے خدمت دین کے لئے مستعد تھے۔ 27ء کے جلسہ سالانہ کے دوران راتوں رات جلسہ گاہ کی توسیع پر کام کرنے والوں میں آپ بھی شامل تھے۔ آپ کے ساتھ خدا کا بچپن سے ہی امتیازی سلوک نظر آتا ہے۔ ایک بار کشتی کی سیر کرتے ہوئے آپ نے مچھلی کی خواہش کی ہی تھی کہ ایک لہر اٹھی اور ایک بڑی سی مچھلی کشتی میں آن گری۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

بدھ 15-اپریل 1998ء

8-50 صبح۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس
12-05 دوپہر۔ ہماری کائنات سید طاہر احمد صاحب
2-20 دوپہر۔ اردو کلاس۔
7-10 شام۔ ترجمہ کلام الٰہی

جمعرات 16-اپریل 1998ء

8-45 صبح۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس
11-20 دوپہر۔ سندھی پروگرام خطبہ
3-05 دوپہر۔ کوئز تاریخ احمدیت
4-40 سہ پہر۔ درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ

اندر کے صفحات پر

☆ مجلس عرفان — صفحہ 3
☆ حضرت حافظ روشن علی صاحب — صفحہ 4
☆ تعارف کتب۔ "محبت الٰہی" — صفحہ 5
☆ نامیاتی طریقہ کاشت — صفحہ 6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

روزنامہ مساوات لاہور 26-مارچ 1998ء

مردم شماری میں احمدیوں کے ایمان بدلنے کا پراپگنڈہ جھوٹا ہے، مرزا طاہر

ربوہ کمزور نہیں ہوا پاکستانی احمدی اپنے حقوق سے دستبردار نہیں ہونگے . راجہ غالب کی پریس کانفرنس

لاہور (خبرنگار خصوصی) قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ پاکستان میں مردم شماری کے دوران احمدیوں کے ایمان بدل لینے کے بارے میں مخصوص گروہ جھوٹی افواہیں پھیلا رہا ہے۔ احمدی آج بھی اپنے ایمان پر قائم ہیں اور خاتم النبیین کا اقرار کرتے ہیں اور ہمارا کلمہ بھی وہی ہے لیکن اس کے باوجود حکومت پاکستان نے بلاجواز ہمیں غیر مسلم قرار دے رکھا ہے جسے پاکستان کے احمدی تسلیم کرنے پر مجبور ہیں لیکن ایک بات واضح ہے کہ نہ تو ربوہ کمزور ہوا ہے اور نہ ہی محدود پاکستان کے احمدی اپنے تمام حقوق سے دستبردار ہوئے ہیں لیکن حکومت کی طرف سے عائد کئے گئے کسی بھی فرض سے کوتاہی نہیں برتتے۔ مرزا طاہر احمد کا دستخط شدہ لندن سے جاری ہونے والا یہ بیان پاکستان میں جماعت احمدیہ کے ترجمان راجہ غالب نے ایک مقامی فائیو سٹار ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس میں پڑھ کر سنایا جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں مولویوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک انتہائی لغو، بے بنیاد اور بہتان پر مشتمل خبر اچھالی جارہی ہے اور پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ موجودہ مردم شماری کے دوران جماعت احمدیہ نے اپنا موقف تبدیل کرلیا ہے اور خود کو ان معنوں میں غیر مسلم تسلیم کرلیا ہے کہ وہ کلمہ طیبہ کا انکار کر رہے ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ عالمگیر اس الزام کو رد کرتا ہوں یہ خبر جھوٹ کا پلندہ ہے ایک بھی احمدی نے مسلمان کی اس تعریف پر دستخط نہیں کئے جس کی رو سے کلمہ طیبہ کا اقرار کسی کو مسلمان قرار دینے کے لئے کافی نہیں ہوتا جب تک کہ وہ مرزا غلام قادیانی کے دعوؤں کی تکذیب نہیں کرتا۔

موقف میں تبدیلی نہیں کی: مرزا طاہر

لاہور (این این آئی) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کی جس میں کہا گیا ہے کہ موجودہ مردم شماری کے دوران اپنا موقف تسلیم کرکے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرلیا ہے کی تردید کرتے ہوئے اسے انتہائی' بے بنیاد قرار دیا ہے۔ بدھ کے روز جماعت احمدیہ کے پاکستان میں مقیم ترجمان راجہ غالب احمد نے یہاں پریس کانفرنس میں مرزا طاہر احمد کے لندن سے جاری ہونے والے بیان کو پڑھ کر سنایا جس کے مطابق انہوں نے کہا کہ سارا پاکستان اس بات پر گواہ ہے کہ کسی احمدی نے بھی فارم پر کرتے وقت یہ تسلیم نہیں کیا کہ اس کے عقیدہ میں نعوذ باللہ من ذلک توحید اور حضرت محمد رسول اللہ کا انکار داخل ہے اس لئے موقف کی تبدیلی کا الزام سراسر جھوٹ ہے۔

روزنامہ "اساس" (2) فیصل آباد 26 مارچ 1998ء

غزل

اک عجب غم کی تاج داری سے
دل ہے شاداب آہ وزاری سے

جس طرف جائیں ہم جہاں جائیں
کھیل ہے زندگی ہماری سے

اک دبستاں ہے اہلِ دل کے لئے
آنکھ غم کی ستارہ کاری سے

کس پہ کُھلتا ہوں کتنا کھلتا ہوں
تنگ ہوں اپنی بے شماری سے

زخم سینے میں جم گئے جب سے
آنکھ ہے سبز آبشاری سے

یہ غزل آسماں ہوئی میری
حسن کی آئینہ نگاری سے

یاد اب ان کی ایسے آتی ہے
دل کوئی کاٹتا ہو آری سے

مظفر منصور

میں لادیتا ہوں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بیان فرماتے ہیں۔
"ایک دفعہ میں وضو کے واسطے پانی کی تلاش میں لوٹا ہاتھ میں لئے اس دروازے کے اندر گیا۔ جو بیت مبارک میں سے حضرت صاحب کے اندرونی مکانات کو جاتا ہے۔ تاکہ وہاں حضرت صاحب کے کسی خادم کو لوٹا دے کر پانی اندر سے منگواؤں۔ اتفاقاً اندر سے حضرت صاحب تشریف لائے۔ مجھے کھڑا دیکھ کر فرمایا۔ آپ کو پانی چاہیے۔ میں نے عرض کی جی ہاں حضرت صاحب نے لوٹا میرے ہاتھ سے لے لیا۔ اور فرمایا میں لادیتا ہوں اور خود اندر سے پانی ڈال کر لے آئے اور مجھے عطا فرمایا۔"

(ذکر .... صفحہ 326)

کامیابی

○ مکرم سید رفیق احمد شاہ صاحب دفتر ایڈیشنل نظارت وقف عارضی ربوہ لکھتے ہیں۔

میری پوتی عزیزہ سیدہ طالعہ ظفرین بنت سید حنیف احمد صاحب مربی سلسلہ نے ساڑھے چار سال کی عمر میں حضرت بانی سلسلہ کا عربی قصیدہ "یا عین فیض اللہ......" مکمل حفظ کر لیا تھا۔ امسال اسے نصرت جہاں اکیڈمی کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات میں گولڈ میڈل سے نوازا گیا اور اب تک گولڈ میڈل حاصل کرنے ولاے بچوں میں سب سے کم عمر ہے۔ نیز اپنی کلاس پریپ میں دوسری پوزیشن بھی حاصل کی ہے۔ عزیزہ کی مزید دینی و علمی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ستارہ امتیاز

○ محترمہ طاہرہ نصیر شاہ صاحبہ بنت مکرم محمد یحیی خان صاحب (وفات یافتہ) کے بیٹے کرنل شمیم احمد شاہ صاحب کو 23 مارچ 1998ء کو اعلیٰ کارکردگی کی بناء پر حکومت پاکستان نے ستارہ امتیاز (ملٹری) کے اعزاز سے نوازا ہے۔ خدا تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک کرے۔ کرنل شمیم احمد شاہ صاحب بریگیڈیر نصیر احمد شاہ صاحب کے بیٹے اور سید ڈاکٹر ولایت حسین شاہ صاحب آف نیروبی کے پوتے ہیں۔

دار العلوم غربی (ب) میں نئی بیت الذکر کا افتتاح

○ مورخہ 25 مارچ 1998ء کو دار العلوم غربی ب کی نئی بیت الذکر بیت السلام کا افتتاح عمل میں آیا محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وہ امیر مقامی تقریب افتتاح کے مہمان خصوصی تھے۔ مغرب کی نماز سے افتتاح عمل میں آیا جو مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب صدر محلہ نے پڑھائی بعد ازاں تقریب دعا میں محترم صوفی صاحب نے اس بیت الذکر کی تعمیر کے مختلف مراحل بیان کئے اور جملہ عطیہ دہندگان اور عطیات اکٹھا کرنے والوں کی محنتوں کا بیان کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ بیت کی اصل زینت نمازیوں سے ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ کا شکر ادا کرنے اور بیت الذکر کی تعمیر کا حق ادا کرنے کے لئے احباب محلہ کا فرض ہے کہ اس کو ہر نماز کے وقت آباد کرنے کا پورا پورا انتظام کریں آخر میں آپ نے دعا کرائی جس کے بعد حاضر احباب میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ محلے کے ہر گھر میں بھی دو دو لڈو بھجوائے گئے۔

اس بیت الذکر کا نقشہ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اوورسیئر تحریک جدید نے تیار کیا ہے اور اس پر سات لاکھ کے قریب اخراجات ہوئے ہیں جو عطایا کے ذریعہ اکٹھے کئے گئے۔ متعدد احباب نے کئی قیمتی اشیاء بیت الذکر کی تزئین کے لئے پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

دورہ آسٹریلیا 27 ستمبر 1983ء

مرتبہ یوسف سلیم ملک صاحب

موازنہ مذہب کا صحیح طریق

ایک خاتون رضوانہ بشیر صاحبہ نے بڑا لمبا اور تفصیلی سوال کیا جس کے اندر کئی سوال مضمر تھے۔ حضرت صاحب نے بھی تفصیلی جواب ارشاد فرمایا جو بہت سے اہم مضامین کو سمیٹے ہوئے ہے۔

رضوانہ بشیر صاحبہ کا مکمل سوال یہ ہے۔

خدا پر سچے ایمان کی بنیاد علم پر کیسے رکھی جاسکتی ہے۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بالکل ان پڑھ انسان اور ذہنی طور پر کمزور لوگ خدا پر یقین رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ان کو خدا کے بارہ میں نہ تو کسی نے علم پڑھایا ہوتا ہے نہ ٹھوس دلائل دیئے ہوتے ہیں۔ پھر بھی وہ خدا پر توکل رکھتا ہے اسے خدا پر یقین ہوتا ہے اور عمل صالح بھی کرتا ہے۔ ایسے لوگ ہر مذہب میں ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ ایک عیسائی جو کرسچن عقائد میں سادگی کے ساتھ یقین کر لیتا ہے اور اس پر ایمان داری سے عمل کرتا ہے۔ وہ بھی معصومیت سے خدا کی ہستی پر یقین کرتا ہے۔ وہ سوال نہیں کرتا۔ کہاوت ہے Faith is blind (عقیدہ اندھا ہوتا ہے) پھر ہم کون ہیں جو جاکر دعوت الی اللہ کریں۔ وہ تو علم اور دلائل میں پڑنا ہی نہیں چاہتا۔ اس نے اپنا سکون جیسا کہ وہ کہتا ہے تلاش کر لیا ہے۔ اب ایک احمدی کی نظر سے وہ شرک کر رہا ہے اور غلط کار ہے لیکن وہ اپنی جگہ پر سکون بھی ہے اور خدا سے طاقت اور رہنمائی بھی حاصل کرتا ہے۔ اور نیک کاموں کے بجالانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ یہی حال ایک اچھے ہندو کا ہے جو نیک ہے اچھے کام کرتا ہے وہ کئی دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتا ہے لیکن اس کو مکمل سکون حاصل ہے۔ کہتا ہے کہ وہ اپنی نجات پا چکا ہے اور اپنے من میں مست ہے جب کہ ایک احمدی کی نظر میں وہ غلط کار ہے اور شرک کر رہا ہے اور دین حق پر یقین نہ رکھنے کی وجہ سے مشرک کہلاتا ہے۔

دوسری طرف ہم احمدیوں پر ہی عمومی نظر دوڑائیں۔ احمدیت ایک بہت بڑی سچائی ہے اور عالمگیریت کی دعویدار ہے لیکن ان میں بھی کئی لوگ ایسے ہیں جن کو نہ تو نیکی اور اچھائی سے وہ قربت حاصل ہے۔ جو بعض کرسچین اور ہندوؤں کو عملاً حاصل ہے اور نہ ہی وہ خدا کے پختہ ایمان پر قائم ہیں بلکہ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ اندھا دھند اس مذہب کا نام تو اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہیں اور کہنے کو ایمان دار ہیں لیکن نافرمانبرداری اور دوسروں کو دکھ دینے کے ایسے کھلے کھلے اعمال ان سے سرزد ہوتے ہیں کہ ایک غیر جانب دار انسان کو ان سے زیادہ بہتری ایک ہندو یا کرسچین میں نظر آسکتی ہے۔

اور اسی طرح یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک دہریہ خدا تعالیٰ کی زیادہ فرمانبرداری کرتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایک دہریہ کا خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری سے کیا تعلق ہے؟ رضوانہ صاحبہ نے کہا میرا مطلب ہے خدا تعالیٰ کے قوانین یا خدا کی بیان کردہ اچھائیوں کی وہ پیروی کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین نہیں رکھتا لیکن کام اچھے کرتا ہے اور اس کے اعمال عین مذہبی احکام کے مطابق ہیں۔ وہ نیک دل ہے۔ اس کے اعمال میں انسانی ہمدردی بھی ہے اور رحم کا مادہ بھی۔ وہ ہر وقت اچھے کاموں کے لئے تیار ہے اور نہایت سچا ہے۔ تو پھر کیا اس ساری بحث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مختلف مذاہب کے نام مختلف انسانوں پر لگے ہوئے ہیں۔ اصل میں سچائی ایک ہے اور وہ ہے خدا کی ہستی پر یقین اور اچھے کام کرنا اور فرمانبرداری کی راہ اختیار کرنا۔

حضرت صاحب نے فرمایا۔ نہیں! آپ نے نتیجہ غلط نکالا ہے دہریت کو بھی شامل کرنے کے بعد آپ کا یہ کہنا کہ خدا کی ہستی پر یقین۔ تو یہ تو دہریت کے حوالے سے غلط ہے۔ رضوانہ صاحبہ نے عرض کیا لیکن بالواسطہ طور پر وہ اچھائی پر یقین رکھتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا تو پھر خدا کی ہستی تو نہ کہیں۔ آپ کے اس سارے سوال کا جو آخری نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ کسی چیز کی بھی ضرورت نہیں حتی کہ خدا کی ہستی پر بھی یقین کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کے بغیر بھی انسان اچھے اعمال بجالا سکتا ہے اور بعض خدا والے بھی برے اعمال کرتے ہیں تو اس نے یقین کی نفی کر دی اس لئے آخری نتیجہ منطقی طور پر آپ کی بات کا یہ نکلتا ہے۔ (میں اپنا نہیں کہہ رہا وہ تو میں بعد میں بتاؤں گا) کہ اس کے بعد تو مذہب پر سارا یقین ہی اٹھ جاتا ہے کہ مذہب کی حقیقت کیا ہے کوئی سچا ہے بھی یا نہیں اور کیا ضرورت ہے ہمیں مذہب پر گفتگو کرنے کی۔ ایک دہریہ جو نیک ہے انسانی اصطلاح میں اس کو اس کے حال پر کیوں نہ رہنے دیا جائے اور اس کا کسی مسلمان سے ایسا مقابلہ ہم کیوں کریں کہ مسلمان کو اچھا کہیں جو نسبتاً کمزور ہو اور اس کو برا کہیں جو دہریہ ہے یہ ساری باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ رضوانہ صاحبہ نے عرض کیا لیکن مذہب کا جو لب لباب ہے اس کے مطابق تو ہم چاہتے ہیں کہ اچھا انسان بنائیں۔

رضوانہ صاحبہ نے اپنا سوال مزید آگے بڑھاتے ہوئے کہا میری اپنی زندگی میں ایسا ہوا ہے کہ بعض اوقات مجھے ہمدردی اور نیکی ان لوگوں سے ملی جو عیسائی ہیں جب کہ میرے جاننے والے دینی بھائی میرے دکھ کو محسوس کرنے سے قاصر رہے۔ تھیوری میں تو میں سمجھ سکتی ہوں کہ خدا کا تصور دین حق ہی اعلیٰ اور یونیورسل ہے لیکن عام زندگی میں لوگوں کی مثال میں ایسا نہیں کہ ایک احمدی بہرحال ہندو یا عیسائی سے بہتر ہو۔ یہاں مجھے یاد آیا کہ حضرت بانی سلسلہ نے اپنی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب میں فرمایا ہے ایک اعلیٰ سے اعلیٰ عیسائی ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کا مقابلہ نہیں کر سکتا بلکہ انہوں نے عیسائیوں کے متعلق نہایت غلیظ ہونے کے الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں جو میری سمجھ میں ہی نہیں آتا۔ کیا آپ اس نکتے پر بھی روشنی ڈال کر مستفید فرماویں گے۔

جواب۔

حضرت صاحب نے فرمایا سوال آپ سب نے سن لئے ہیں۔ انہوں نے سوالات کو افسانوی رنگ دے کر بڑے اچھے اور موثر انداز میں پیش کیا ہے اگر کسی رسالے میں آتے تو واقعی بڑا دلچسپ افسانہ بنتا۔ اور آج کل جو آزاد خیال ترقی پسند ادباء ہیں ان میں ان کا کافی مقام پیدا ہوتا۔ اور یہ ایسے سوالات ہیں جو واقعی آج کل لوگوں کے ذہنوں کو انگیخت کرتے ہیں۔ ایک انسان جو ان واقعات کو سطحی نظر سے دیکھے اس کے دل میں واقعہ انگیخت پیدا ہو جاتی ہے کہ یہ کیا قصہ ہے حقیقت کیا ہے۔ اب میں باری باری ان کے سوالوں کو چھیڑتا ہوں اس کا لمبا جواب ہے۔ لیکن یہ جو حوالہ پیش کیا گیا ہے حضرت بانی سلسلہ کی کتاب کا۔ میں اس کتاب کو دیکھنے کے بعد روشنی ڈالوں گا کیونکہ جس کتاب کا حوالہ دیا جائے اس کو دیکھنے کے بعد بات کرنی چاہئے۔

غلط مثالیں صورت حال یہ ہے کہ سوال قوموں کے ذکر سے اٹھایا گیا اور افراد کی مثالوں پر اسے ختم کیا گیا حالانکہ وہ مثالیں اس موازنے میں فٹ ہی نہیں ہوتیں۔ اسلام ایک نظریہ ہے۔ عیسائیت ایک نظریہ ہے اور دہریت بھی ایک نظریہ ہے۔ نہ اسلام نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہے کہ اسلام پر عمل کئے بغیر تم اچھے ہو سکتے ہو نہ عیسائیت نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہے کہ عیسائیت پر عمل کئے بغیر تم اچھے ہو سکتے ہو اور نہ ان دونوں نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہے کہ دہریت پر عمل کئے بغیر کوئی برا ہو سکتا ہے بات بالکل اس کے الٹ ہے۔

نکتہ یہ ہے کہ آپ کو اگر میں ایک تعلیم دوں ہائی جین (حفظان صحت) کی اور وہاں یہ کہوں کہ اس جگہ اگر آپ نے فلاں احتیاط نہ کی تو آپ کو ٹائیفائڈ ہو جائے گا فلاں احتیاط نہ کی تو فالج ہو جائے گا فلاں احتیاط نہ کی تو پولیو کا خطرہ ہے فلاں جگہ جائیں گے تو چیچک بھی ہو سکتی ہے آپ کو ایک کوڈ آف لائف دوں۔ اس کے مقابل پر ایک کوڈ آف لائف دوں کہ یہ چیزیں کریں تو آپ کے لئے اس اس حد تک مفید ہیں اور آپ نہ کریں اور کوئی باہر بیٹھا آپ کو دیکھ رہا ہو اور کہے کہ اس لڑکی سے تو وہ جنگلی حبشی اچھا تھا جس کو میں نے کیچڑ کا پانی پیتے دیکھا ہے اور وہ بیمار نہیں ہوا حالانکہ اسے کوئی کوڈ آف لائف نہیں ملی ہوئی۔ تو دونوں کا موازنہ تو درست ہے یعنی ایک فرد کا ایک فرد سے موازنہ تو درست ہے لیکن کوڈ آف لائف کا موازنہ کوڈ آف لائف سے غلط ہے۔ کیونکہ وہاں اس کی شرائط ہیں کہ کوڈ آف لائف نہ ہونے کی وجہ سے اس میں Sturdiness پیدا ہو گئی Hardiness آگئی اور اس نے آپ سے کم درجے کے عمل کے باوجود بھی بعض باتوں سے حفاظت اختیار کر لی۔ بعض باتوں سے بچ گیا۔ لیکن جو آدمی ایک اچھے کوڈ آف لائف سے متعلق ہو وہ جب اس پر عمل نہیں کرتا تو زیادہ نقصان اٹھاتا ہے۔

چنانچہ اس کی میں ایک اور مثال دیتا ہوں۔ ہماری نسبت اہل مغرب حفظان صحت کے لحاظ سے زیادہ Advanced ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں بعض لوگ چھپڑ کا پانی پیتے ہیں اور بچ جاتے ہیں۔ میں نے ایسے بچے دیکھے ہیں جو گندگی کھاتے ہیں ماں باپ ان کو روکتے نہیں ان کو دیکھ کر ڈر لگتا ہے کہ چند گھنٹے کے بعد مہلک بیماریاں لگ جائیں گی مگر ان کو کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر ایک انگریز کا بچہ ہو تو اس کو آپ معمولی سی انفیکشن داخل کر دیں تو وہ ختم ہو جائے گا۔ تو اس کا آپ کیا نتیجہ نکالیں گی کہ ہائی جین کی تعلیم بالکل غلط ہے اور گندگی کی تعلیم بہتر ہے؟ ظاہر ہے آپ یہ نتیجہ نہیں نکالیں گی۔ آپ یہ نتیجہ نکالیں گی کہ فلاں انگریز بچہ غلطی کر گیا ہے اور نقصان اٹھایا ہے اور دوسرے بچے نے نقصان نہیں اٹھایا حالانکہ دونوں کے کوڈ آف لائف کے اعتبار سے وہ بہتر تھا اور یہ غلط تھا تو مذہب میں آپ کیوں الٹ نتیجہ نکالنے کا حق رکھتی ہیں۔

یاد رکھیں جہاں کوڈ آف لائف کی بات ہو گی وہاں مذاہب کا تعلیم سے موازنہ ہو گا اور جب تعلیم کا تعلیم سے موازنہ ہو گا تو پھر یہ بات فیصلہ کرے گی کہ اس مذہب پر عمل کرنے والوں کی کیا حالت ہے اور دوسرے مذہب پر عمل کرنے والوں کی کیا حالت ہے۔ جتنے عمل کرنے والے ہیں ان کا آپس میں مقابلہ ہو گا۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک طرف عمل کرنے والے ہوں اور دوسری طرف عمل نہ کرنے والے ہوں اور ان دونوں میں مقابلہ کروایا جائے۔ یہ تو اسی طرح کی بات ہے جس طرح ہمارا ایک چھوٹا بھائی ہے وہ نسبتاً سانولے رنگ کا ہے باقی سب بھائی Fair Colour ہیں صرف دو تین بھائی ہیں جن کا رنگ ذرا سانولا ہے اس کا ذرا زیادہ ہی سانولا تھا تو ایک دفعہ بڑے بھائی نے کالو یا کالا کہہ کر چھیڑا تو اس نے کہا ادھر آؤ میں تمہیں دکھاؤں تم کالے ہو یا میں کالا ہوں۔ اس نے اپنا ہاتھ لیا اور بھائی کے بال اور کہا دیکھو کون زیادہ کالا ہے۔ اس پر سارے ہنس پڑے وہ اپنے ہاتھ کا اپنے بھائی کے بالوں سے موازنہ کر رہا تھا۔ پس آپ مسلمانوں میں سے یا احمدیوں میں سے جب ایک شخص کو پکڑیں گی جو اپنے کوڈ آف لائف پر عمل نہیں کرتا اور اس کا مقابلہ ایک ایسے عیسائی سے کریں گے جو کمزور کوڈ آف لائف کا پیرو ہونے کے باوجود اس پر عمل کر رہا ہے تو یہ بالکل غیر مناسب مقابلہ ہو گا یہ ناانصافی ہے اس کو منطقی ناانصافی کہتے ہیں آپ نے Equality کو برقرار نہیں رکھا۔

جاری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

متحرک انسائیکلوپیڈیا-

حضرت حافظ روشن علی صاحب

حضرت حافظ روشن علی صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق اور سلسلہ احمدیہ کے ایک بہت بڑے عالم دین تھے۔ آپ نے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب سے کلام اللہ کے علوم سیکھے اور جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے ہم سبق رہے۔

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب جب 1924ء میں بیت الفضل کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے یورپ تشریف لے گئے تو بارہ حواریوں میں آپ بھی شامل تھے۔ آپ کی بزرگی اور عالم دین ہونے کا اپنے تو اپنے غیر بھی اعتراف کرتے تھے۔ اور آپ کو جید عالم سمجھتے تھے اور آپ کی تقاریر میں شامل ہوکر فیض حاصل کرتے تھے۔

تعارف حضرت حافظ صاحب رنمل ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ کی پیدائش کا سن 1883ء یا 1884ء ہے۔ آپ کے والد محترم میاں میراں بخش صاحب 35 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اس وقت آپ کی عمر چار پانچ سال تھی۔ آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں، والد کی وفات کی وجہ سے کسی نے علاج کی طرف توجہ نہ دی جس کی وجہ سے آنکھیں زیادہ خراب ہوگئیں۔ آخر آپ کی بینائی بہت کم ہوگئی۔ حافظ صاحب چار بھائی تھے۔ آپ سب سے چھوٹے تھے۔ حضرت حافظ صاحب اپنی بینائی کم ہونے کی وجہ سے سکول کی تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہے۔ آپ نے اپنے ماموں حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی (جو رشتہ میں آپ کے ماموں تھے) سے پندرہ سال کی عمر میں کلام اللہ حفظ کرلیا۔ آپ کے بھائی ڈاکٹر رحمت علی صاحب کی ہدایت پر حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے آپ کو قادیان بھجوادیا۔ آپ قادیان آنے سے قبل 1899ء میں بیعت کر چکے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آپ کو دینی تعلیم کے لئے حضرت قاضی امیر حسین صاحب کے سپرد فرمایا۔ پانچ سال کے قریب آپ ان سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔ متعدد دینی کتب کے علاوہ طب کی کتاب نفیسی بھی پڑھی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کے پہلے امام حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نے انہیں اپنے درس خاص میں لے لیا۔

دوران تعلیم آپ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے فرائض سر انجام دیتے رہے اور ساتھ ساتھ اپنی تعلیم کو بھی جاری رکھا۔

استاد کی رائے حضرت حافظ صاحب کے متعلق آپ کے استاد حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی فرماتے ہیں:-

"ابتدائے عمر سے حافظ صاحب فرمانبردار تھے اور آپ کا اتنا ادب کرتے تھے کہ بہ سبب ادب اور حجاب کے بول و براز کے لئے باہر جانے کی اجازت بھی خود نہ لیتے بلکہ کسی طالب علم کے ذریعہ ہی اجازت مانگتے....

حافظ روشن علی صاحب مرنجاں مرنج و خاموش طبیعت تھے۔ اپنے کام میں ہی منہمک رہتے تھے اور بہت ہی ادب کرتے۔ اور زیادہ خوش الحان ہونے کی وجہ سے ان کو ہی طلباء کا امام بنایا کرتا تھا۔ طلباء بھی ان کا ادب کرتے اور ان کی تعظیم کرتے تھے۔"

(الفضل 1929-8-6)

ذہانت اور حافظہ حضرت حافظ صاحب نہایت ذہین تھے۔ آپ تلاوت کرتے وقت پچھلی آیات بتا سکتے تھے آپ الگ الگ آیات بھی بتا سکتے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کلام الٰہی آپ کے سامنے کھلا پڑا ہے۔ کسی مضمون کے متعلق دریافت کرنے پر آپ فوراً کلام الٰہی کی متعدد آیات بتا دیا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

"حافظ صاحب میں یہ بڑا کمال تھا کہ انہیں جب کوئی مضمون بتا دیا جاتا تھا وہ اس مضمون کی آیتیں کلام الٰہی سے فوراً نکال دیا کرتے تھے۔ اگر پہلی دفعہ صحیح آیت نہ بتا سکتے تو دوسری دفعہ ضرور صحیح آیت بتا دیتے تھے۔ مگر ان کی وفات کے بعد مجھے اب تک کوئی ایسا آدمی نہیں ملا ان کی زندگی میں مجھے مضمون تیار کرنے کے متعلق کبھی گھبراہٹ نہیں ہوا کرتی تھی کیونکہ میں جانتا تھا تقریر کرنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے میں ان کو سامنے بٹھالوں گا اور وہ آیتیں نکال نکال کر مجھے بتاتے چلے جائیں گے۔"

(الفضل 26 جولائی 1944ء)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:-

"ایک دفعہ لاہور میں مجھے اچانک تقریر کرنی پڑی۔ حافظ روشن علی صاحب جو آیات کا حوالہ نکالنے میں بہت مہارت رکھتے تھے ان کو میں نے پیچھے بٹھالیا اور مضمون بیان کرنا شروع کردیا جب ضرورت پڑتی ان سے حوالہ دریافت کرلیتا۔

(الفضل 10 ستمبر 1928ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک موقعہ پر حضرت حافظ صاحب سے دریافت فرمایا کہ حافظ صاحب وہ کیا آیت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی آیات سے ٹھٹھا کیا جائے تو اس مجلس میں نہ بیٹھو۔ اس پر آپ نے فوراً مطلوبہ آیت پڑھ سنائی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص240)

حضرت حافظ صاحب نہایت حاضر جواب تھے کوئی شخص بھی آپ کی مجلس میں رنجیدہ نہیں رہ سکتا تھا۔ مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگ چاہے کسی مذاق کے ہوں حضرت حافظ صاحب ان پر کبھی بارگراں محسوس نہیں ہوتے تھے۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب فرماتے ہیں کہ:-

"میں نے آپ سا ذہین اور قادر الکلام کوئی نہیں دیکھا۔"

(الفضل 28 جون 1929ء ص7)

1924ء کے سفر یورپ میں حضرت فضل عمر کو حضرت بانی سلسلہ کی ایک عربی کتاب کی ضرورت پڑی۔ آپ نے حضرت حافظ صاحب سے اس کتاب کے نہ ہونے کا افسوس کیا تو حضرت حافظ صاحب نے وہ کتاب زبانی سنانی شروع کردی۔

(الفضل 4- اکتوبر 1929ء)

تبحر علمی آپ اپنے زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کے سب سے بڑے عالم تھے۔ کلام الٰہی و حدیث کے علاوہ آپ نے ہر ایک دینی علم میں تبحر حاصل کیا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"قاضی امیر حسین صاحب، حافظ روشن علی صاحب اور مولوی محمد اسماعیل صاحب اپنے اپنے رنگ میں کامل تھے۔ قاضی صاحب علم حدیث کے ماہر تھے۔ حافظ صاحب کلام الٰہی کی تفسیر کے اور مولوی صاحب حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ ناقل) کی کتب کے"

(الفضل 31 مارچ 1944ء ص3)

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر فرماتے ہیں۔

"حضرت (مولانا حکیم نورالدین) کی ایک خاص یادگار دنیا میں نور کلام الٰہی سے فیض یافتہ حافظ (-) مولانا روشن علی ہیں"

(الفضل 12 جولائی 1929ء ص8)

محترم پیر فیض احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"حضرت (مولانا حکیم نورالدین) فرمایا کرتے تھے میں نے اپنے تمام روحانی علوم میاں محمود احمد کو دے دیئے ہیں اور تمام ظاہری علوم حافظ روشن علی صاحب کو دے دیئے ہیں"

حضرت حافظ صاحب کے تبحر علمی کے بارے میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر فرماتے ہیں:-

"حافظ صاحب کے پاس جاتا اور کہتا کہ آج میں (Moving Encyclopedia) متحرک دائرۃ المعارف..... کے مطالعہ کے لئے آیا ہوں اور بفضلہ تعالیٰ اس سے بھی کم وقت صرف کرکے جو برٹش میوزیم لائبریری لندن میں محض کتاب لینے کی اجازت حاصل کرنے میں خرچ ہوتا تھا علم کے زندہ خزانہ سے ضرورت کے مطابق دولت معلومات لے کر شاداں و فرحاں واپس ہوتا تھا۔"

(الفضل 12 جولائی 1969ء ص8)

خطابی قابلیت آپ نے ہزاروں تقریریں کیں اور پھر ملک کے ہر حصہ میں دیہات میں بھی اور شہروں میں بھی کیں۔ آپ متعدد دینی انجمنوں کی دعوت پر ان کے جلسوں میں شریک ہوئے۔ انجمن احمدیہ جموں نے 1924ء اور 1926ء میں جلسہ میں تقاریر کے لئے دعوت دی۔ 1924ء میں ینگ مین ایسوسی ایشن جموں کی دعوت پر تقریر فرمائی۔ علی گڑھ یونیورسٹی کی ایک تقریب پر آپ نے اسلامک ہسٹری اور اسلام اور دیگر مذاہب کے موازنہ پر تقریر فرمائی۔ آپ نے جلسہ سالانہ قادیان میں 1914ء سے 1927ء تک چودہ سال تقاریر کیں۔

حضرت حافظ صاحب نہ صرف اردو زبان میں ہی تقریر کرنے کی مہارت تامہ رکھتے تھے بلکہ عربی میں بھی آپ نے کئی گھنٹوں تک لمبی تقاریر کیں۔ پنجابی زبان میں بھی آپ نے تقاریر کیں۔

مباحثات آپ نے اپنی زندگی میں بیسیوں مباحثات کئے جو غیر از جماعت علماء عیسائی پادریوں اور آریوں سے ہوئے۔ کئی ایک مناظروں میں آپ اہل سنت والجماعت کی طرف سے پیش ہوئے۔

حضرت مصلح موعود نے آپ کے متعلق فرمایا۔

"مباحثوں کی وجہ سے جماعت میں اتنے مقبول ہوئے کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس وقت ہمیشہ جماعتیں یہ کہا کرتی تھیں کہ اگر حافظ روشن علی صاحب اور میر محمد اسحاق صاحب نہ آئے تو ہمارا کام نہ چلے گا۔

(الفضل 19 نومبر 1940ء ص4)

تصوف آپ صوفیاء کے ایک مشہور خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی تربیت خالص تصوف کی فضا میں ہوئی۔ آپ میدان تصوف کے شاہ سوار تھے۔ 1924ء میں سفر یورپ کے دوران آپ نے ویمبلے کانفرنس میں تصوف کے موضوع پر عظیم الشان تقریر فرمائی۔ آپ کی اس تقریر کے بارے میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر جو اس موقعہ پر موجود تھے تحریر فرماتے ہیں۔

"سر آرنلڈ اور دوسرے مستشرقین نے پسند کیا اور دوسرے مقرر کا نام نکال کر حضرت حافظ صاحب کا نام رکھ دیا۔ کانفرنس نے آپ کے مضمون، آپ کی تلاوت کلام الٰہی اور مثنوی کے پڑھنے کو نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور مشرق کے ممتاز سبز عمامہ پوش لوگوں میں صوفی روشن علی کانفرنس والوں کی آنکھ میں خاص توجہ سے دیکھے گئے۔"

(الفضل 12 جولائی 1929ء ص8)

حضرت حافظ صاحب کو کلام الٰہی سے عشق تھا۔ آپ نے بیسیوں دفعہ کلام الٰہی کا درس دیا۔ ہر رمضان میں شدید گرمیوں میں روزہ رکھ کر آپ ایک پارہ کا روزانہ درس دیتے تھے۔ آپ علم تجوید کے ماہر اور بڑے خوش الحان قاری تھے آپ کی قرات سن کر کئی غیر احمدی اور غیر مسلم بھی مسحور ہو جاتے تھے۔ دعوت الی اللہ کے سلسلے میں ہندوستان کے علاوہ آپ کو یورپ، قاہرہ مصر، دمشق اور بیت المقدس جانے کا موقعہ ملا۔ اور ہر فرقے کے علماء نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق حظ اٹھایا۔ دمشق میں ایک تقریر کے متعلق الفضل لکھتا ہے۔

"سب علماء خاموش ہیں، سب امراء اور شرفاء ہمہ تن گوش ہیں۔ تین گھنٹے ہو چکے ہیں اکثر لوگ کھڑے تقریر سن رہے ہیں۔"

(الفضل 6 ستمبر 1924ء ص6)

آپ نے جماعت احمدیہ میں بڑے پایہ کے علماء پیدا کئے اور ان کی تعلیم و تربیت فرمائی۔ آپ کے شاگردوں میں حضرت مولانا جلال الدین

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

احمد طاہر مرزا- مربی سلسلہ

"محبتِ الٰہی"

مارچ 1907ء میں آپ نے ایک عظیم الشان مضمون "محبت الٰہی" رسالہ تشحیذ الاذہان میں تحریر فرمایا جو بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوا۔ اور یہ مضمون فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے سلسلہ کتب "انوار العلوم" میں دوسرے نمبر پر شامل ہے جس کے 90 صفحات ہیں۔ یہ مضمون قبل از امامت کا ہے۔ خلاصہ مضمون پیش کیا جارہا ہے۔

خلاصہ مضامین محبت کیا ہے' معرفت محبت' دین میں محبت الٰہی کا کامل تصور' منازل عشق' مختلف مذاہب عالم میں محبت الٰہی کی حقیقت' دین حق اور مذاہب عالم کی محبت الٰہی کا موازنہ' زندہ محبت الٰہی کے نظارے' محبان الٰہی' اور معارف محبت کے موضوعات شامل مضمون ہیں۔ بعض اہم مضامین حضرت صاحب کے الفاظ میں ہی پیش خدمت ہیں۔

محبت کیا ہے "محبت کیا ہے؟ بعض کہتے ہیں کہ محبت ایک خیال ہے اور بعض کا قول ہے محبت ایک جذبہ ہے لیکن میرا خیال ہے کہ محبت ایک اور ہی چیز ہے جو کہ انسان کی پیدائش کے وقت جبکہ وہ پہلا سانس لیتا ہے اس میں داخل کی جاتی ہے۔ تو کیا محبت ایک انسانی فطرت ہے؟ نہیں نہیں محبت ایک غرض ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے جیسا کہ کلام الٰہی میں آدمی کا نام ہی انسان رکھا گیا ہے جس کے معنے ہیں محبت کرنے والا "یعنی انسان کو پیدا کیا اور اس کو قوت بیانیہ بخشی" ..... اب دیکھنا چاہئے کہ عبادت دو قسم کی ہوتی ہے ایک قولاً اور ایک فعلاً پس اس جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے انسان کو قوت بیانیہ بخشی پس کیا وجہ ہے کہ وہ میری نافرمانی کرتا..... اور میری تسبیح و تقدیس نہیں بیان کرتا۔ خلق الانسان سے پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس جگہ اشارہ کرتا ہے۔ اے آدمی میں نے تو تیری پیدائش ہی میں محبت کرنا رکھ دیا ہے۔ تیرا مقصود تو محبت کرنا ہے پھر تو اس قدر احسانات اور عنایات کے باوجود جو کہ میں تجھ پر کرتا ہوں غیر کی محبت میں پڑ گیا ہے۔

محبت الٰہی کا کامل نمونہ جیسا کہ نبی کریم ﷺ ایک ایسا نمونہ موجود ہیں کہ جو ہر وقت نظروں کے سامنے موجود ہے اور اگرچہ وہ فوت ہو گئے ہیں مگر پھر بھی ان کے معجزات' نشانات' اور پیشگوئیاں جو کہ ہر زمان اور ہر مکان میں پوری ہو رہی ہیں ایک ایسی حجت ہے کہ جو ہر وقت نبی کریم ﷺ کا زندہ وجود پیش کرتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ سے بلا کسی وسیلہ کے خدا تعالیٰ نے کلام کیا۔ جیسا کہ معراج کے موقعہ پر اور دیگر بہت سے موقعوں پر اور یہی نہیں آپؐ تو بڑی شان کے آدمی تھے۔ آپ کے ادنیٰ غلاموں پر خدا تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے ایسی شفقت فرمائی ہے کہ ان سے اس طرح بلا وسیلہ مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے۔ میں اس وقت یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ فرشتہ باوجود ایسی مقرب الٰہی مخلوق ہونے کے اس نعمت سے محروم ہے۔"

عشقِ مولا جو کرے شمع صفت جلوہ گری

عشقِ مولا جو کرے شمع صفت جلوہ گری
خاک ہو جائے جو پروانہ تو بن جائے پری

"یعنی اگر خدا تعالیٰ کا عشق شمع کی طرح لوگوں پر ظاہر ہے تو اس وقت وہ لوگ جو اس سے محبت کرنے والے ہیں گویا پروانہ کی طرح اس پر فدا ہو جائیں.... اور محبت کی آگ میں جل کر خاک ہو جائیں پھر بھی وہ جلنے کے بعد بجائے پروانہ کے پری ہو جائیں گے یعنی پروانہ تو ایک ناچیز کیڑا ہے۔ اسی طرح انسان بھی ایک ناچیز کیڑے سے زیادہ نہیں۔ لیکن جب خدا کی محبت کو اپنے دل میں بھڑکاتا ہے اور اس میں جل جلاتا ہے تو اس وقت خدا اس کو پری کا درجہ دے دیتا ہے۔ یعنی وہ لوگ پھر اس قدر عالی مرتبہ اور حسین ہو جاتے ہیں کہ خلقت ان پر ٹوٹ پڑتی ہے اور وہ عشق الٰہی کی آگ میں خاک ہو کر خاکِ شفا ہو جاتے ہیں۔"

مختلف مذاہب کا پیش کردہ خدا
"خدا تو ایک ہی ہے مگر مختلف مذاہب مختلف رنگوں میں اس کو پیش کرتے ہیں اور مختلف شریعتیں اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ اور یہ مذاہب کا جھگڑا بہت پرانے زمانہ سے چلا آتا ہے..... بالفاظ دیگر کونسا مذہب ہے جو کہ خدا کی طرف سے ہے۔ اب ہم اس موقع پر مختلف مذاہب پر ایک مختصر نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔

عیسائیت کا خدا عیسائی ایک مدت سے توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے قائل ہیں۔ یعنی وہ اس بات کے قائل ہیں کہ توحید تثلیث میں ہے اور تثلیث توحید میں ہے۔ اگرچہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو انسانی سمجھ میں نہیں آسکتی... اور پھر ساتھ ہی ایک کے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ باپ بیٹا اور روح القدس تین خدا ہیں لیکن ساتھ ہی یہ سب ایک ہی ہیں۔ پہلے تو ہم اس بات پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب بہت کچھ انسانی دست برد کے نیچے آچکا ہے۔ کیونکہ تین خداؤں کی کونسل ظاہر کرتی ہے کہ ایک خدا انتظام مخلوق سے قاصر ہے جو کہ خود ان کے عقیدہ کے برخلاف ہے.... تین کا ہندسہ ظاہر کرتا ہے کہ انتظام کے لئے کثرت رائے پر فیصلہ ہوتا ہوگا۔ مگر افسوس اور حیرت کی بات تو یہی ہے کہ پھر وہ تینوں قادر مطلق بھی ہیں۔ اگر کثرت رائے ہوتی ہے تو جب ایک مخالف کی بات نہ مانی جاتی ہوگی تو کیا اس کی قدرت میں کوئی فرق نہیں واقع ہوتا ہوگا۔ بات یہ ہے کہ یہ عقیدہ کچھ ایسا بے ڈھنگا اور لغو واقع ہوا ہے کہ کوئی انسانی عقل حتیٰ کہ خود عیسائی بھی اس کو سمجھ نہیں سکتے۔"

ہندو مذہب سناتن دھرم "اب ہم ہندو مذہب پر نظر ڈالتے ہیں یا یہ کہ ہم سناتن دھرم کی طرف توجہ کرتے ہیں.... اس مذہب کے پیروؤں کے نزدیک یہ مذہب اس وقت سے چلا آتا ہے جبکہ یہ موجودہ دنیا پیدا ہوئی اور ان کے خیال کے بموجب پرمیشور نے اپنا کلام چار رشیوں پر اتارا اور ان کو الہام سے مستفیض کیا مگر اس کے بعد الہام کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا اور اب خواہ کوئی کتنا سر پٹکے لیکن ممکن ہی نہیں کہ وہ دروازہ کھولا جائے۔
پھر ان کا یہ عقیدہ ہے کہ بتوں کی پرستش کے سوا پرمیشر کا ملنا محال ہے اور پھر یہ کہ تناسخ ہمیشہ انسان کے ساتھ ساتھ لگا رہتا ہے اور ایک انسان کبھی گائے کی شکل میں اور کبھی کتے کی شکل میں اس دنیا میں بار بار آتا ہے۔

وید قدیم نہیں ہیں "ہم دیکھتے ہیں کہ وید کا قدیم ماننا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ سب سے پرانے وید کی عمر جو ہے وہ تین سو تین ہزار (سال) سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ وید کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس وقت کا لکھا ہوا ہے جبکہ آریہ ہندوؤں کو ہندوستان کے اصلی باشندوں سے مقابلہ اور جنگیں پیش آئی ہیں کیونکہ اس میں دعائیں ہیں کہ یا الٰہی ہم کو فتح دے اور ہمارے دشمنوں کو ذلیل کر اور ہماری گائیں زیادہ دودھ دیں پس یہ کوئی بڑا عرصہ نہیں ہے بلکہ اگر چار ہزار سال بھی مان لیں تب بھی حضرت نوح کے بعد کا زمانہ ہی ہے اور اس طرح ہندوؤں کا یہ دعویٰ کہ ہم اور ہماری کتابیں قدیم سے چلے آتے ہیں بالکل غلط ٹھہرتا ہے۔"
"پس کیا یہ بات اس بات کے ثبوت کے لئے کافی نہیں کہ ہر ایک عجیب اور شاندار چیز کی یہ پرستش کرنے لگ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شائد اس میں خدا مل جائے اور جس کو اس بات پر بھروسہ نہ ہو کہ خدا کس طریقہ سے ملتا ہے تو وہ اوروں کی ہدایت کا بیڑا کس طرح اٹھا سکتا ہے۔"

ابطال تناسخ "اس وقت ایک اور بہت زبردست دلیل ہمارے خیال میں آئی ہے جس سے تناسخ کا ابطال خوب اچھی طرح سے ہوتا ہے۔ ہنود کو بڑا فخر اس بات کا ہے کہ ہم قدیم سے ہیں اور ہم فلاں فلاں سورماؤں کی نسلوں سے ہیں اور دوسری تمام نسلیں پیچھے کی ہیں اور ہماری نسبت کم درجے کی ہیں مگر تناسخ کو مانتے ہوئے یہ عقیدہ بالکل باطل ہو جاتا ہے کیونکہ تمام دنیا کی قوموں کی شناخت تمام نسلوں کا امتیاز اور تمام ملکوں کے باشندوں کا فرق تناسخ کو ماننے کی صورت میں قطعاً نہیں رہتا کیونکہ جو کوئی اچھے کام کرے گا وہ اس مذہب میں آجائے گا اور جو کوئی برا کام کرے گا وہ دوسرے مذہب کے حصہ میں آجائے گا۔ پس کوئی بڑی بات نہیں کہ ایک شودر نیک کام کر کے برہمن کے زمرہ میں جا ملے اور ایک برہمن برے کام کر کے عیسائیوں میں جا پیدا ہو..... پس یہ ذات پات کے جھگڑے لغو اور بے ہودہ ہو جاتے ہیں جن پر کہ ہندو دھرم نے بڑا زور دیا ہے۔"
تناسخ خود ان کے عقیدہ کے مطابق غلط ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا عقیدہ تناسخ کی نسبت زبانی ہی ہے ورنہ یہ اصل میں موت کے بعد کوئی اور عالم مانتے ہی نہیں اور دہریت کی طرف بڑی تیزی سے قدم مار رہے ہیں یا بالفاظ دیگر دہریہ ہی ہیں۔"

مذاہب عالم ابتداً سچے تھے "دین حق" ہم کو بتاتا ہے کہ ابتداءً میں تجھ سے پہلے بہت سے اور مذہب گزرے ہیں جو کہ خدا کی طرف سے ہوئے ہیں اور جو مختلف قوموں اور زمانوں کے لئے رہنما تھے اور اسی وجہ سے ہمارا ایمان ہے کہ عیسائی یہود اور ہندو وغیرہ اصل میں سچے تھے اور امتداد زمانہ سے مسخ ہو کر ان کی شکلیں بدل گئیں۔"
"دین حق" تو یہ ہے جو کہ نبی کریم ﷺ کے ذریعہ دنیا پر ظاہر ہوا مگر اس سے پہلے جو مذہب ہوتے رہے ہیں وہ بھی "دین حق" کے مطابق ہی تھے اور خدا تعالیٰ نے ان کا نام بھی "دین حق" ہی رکھا ہے۔ فرق یہ ہے کہ وہ مکمل نہیں تھے اور موجودہ مذہب..... ہر پہلو سے مکمل ہے۔ غرضیکہ ربوبیت تو خدا پہلے بھی کرتا تھا مگر اس وقت یہ فرق تھا کہ وہ خاص فرقوں اور خاص ملکوں اور مقررہ وقتوں کے لئے ہوتی تھی اور وہ قواعد روحانی ربوبیت کے جو کہ خدا تعالیٰ نے مقرر کئے تھے وہ ایک مدت کے بعد کچھ تو لوگ بگاڑ دیتے تھے اور کچھ زمانے کی حالت کی وجہ سے بدلا دیئے جاتے تھے۔"

اللہ اسم اعظم "اللہ کا نام زبان پر آتے ہی انسان کے دل و دماغ محبت کی زنجیر میں پروئے جاتے ہیں اور جتنا اس نام کی وسعت پر غور کرو اتنا ہی دین حق کی سچائی کا یقین دل میں پختہ ہو جاتا ہے اور یہ دین حق کے خدا کی طرف سے ہونے پر ایک بین دلیل ہے کیونکہ کسی اور مذہب نے خدا کی صفات اور طاقتوں کا اس طرح بیان نہیں کیا تھا اور صرف دین حق نے ہی اس بحر بے کنار کو ایک چھوٹے سے لفظ میں بند کیا ہے اگر اس کی تشریح کی جائے تو خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر سمندر سیاہیوں کے ختم ہو جائیں تب بھی وہ ختم نہ ہو اور انسان کی طاقت ہی نہیں کہ اس کو بیان کر سکتے....
ناظرین یہ لفظ ایسا وسیع ہے اور خدا کی ہستی کا مفہوم اس طرح بیان کرتا ہے کہ ایسی ہستی مان کر جس کا نام اللہ ہو ہم شرک قطعاً نہیں کر سکتے"

محبت کرنے والا مذہب "اب میں اپنے مضمون کے خاتمہ پر پہنچ گیا ہوں کیونکہ میں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

نامیاتی طریقہ کاشت

انسان ابتدائے آفرینش سے زراعت کے پیشہ سے منسلک ہے اور اس وجہ سے اس کو دنیا کا قدیم ترین پیشہ سمجھا جاتا ہے۔ جب سے انسان نے زمین سے اپنی ضروریات پیدا کرنی شروع کی ہیں زمین کی طاقت کو برقرار رکھنے کے لئے نامیاتی طریقہ ہی استعمال کیا ہے اور اس طرح انسان اور فصلیں ان بیماریوں اور شدائد سے محفوظ رہیں جو کہ آج تمام دنیا میں ایک مصیبت بنی ہوئی ہیں۔ جب سے نامیاتی کھادوں کی جگہ کیمیائی کھادوں نے لے لی ہے۔ جس کے نتیجہ میں زراعت ایک مشکل عمل ثابت ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ ان کھادوں اور زہروں نے نہ صرف ماحولیات کو تباہ و برباد کیا ہے بلکہ زمین اور زیر زمین پانی کو بھی خراب کر دیا ہے۔ ان کے استعمال سے دن بدن زمین کی طاقت کم ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم پھر ایک دفعہ پرانے نامیاتی طریقہ کاشت کو اپنائیں اور زمین جو کہ ایک زمیندار کا اصل اثاثہ ہوتی ہے اس کی حفاظت کریں اور ماحول میں بھی بہتری پیدا کرنے کا موجب بنیں۔

کمپوسٹ کیا ہے کمپوسٹ کھاد (Compost) سے زراعت میں بہت اچھے نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ زمیندار اپنا تمام کوڑا کرکٹ مثلاً توڑی، پرالی، لکڑی کا براوہ اور گوبر وغیرہ کو اکٹھا کر کے ایک گڑھے میں ڈالتے جائیں اس مواد میں جلد ہی کیڑے پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے۔ وہ ان تمام اشیاء کی جو اس گڑھے میں پھینکی گئی ہیں کی ماہیت کو تبدیل کر دیں گے۔ جب یہ کیڑے خود بھی مر جائیں تو یہ تمام مادہ گل سڑ کر یک جان ہو جائے گا۔ اس کو (Compost) کہا جاتا ہے۔ اس کی رنگت سیاہ ہوتی ہے اس کمپوسٹ کو دوسری مناسب کھاد کے ساتھ ملا کر کھیت میں ڈالا جائے اور ہل چلا کر اس کو زمین میں 6 انچ کی گہرائی تک ملا دیا جائے۔ اگر اس کمپوسٹ کی تہہ زمین پر دو انچ بھی ہو تو تین سال تک کسی کھاد کی ضرورت بہت کم ہو گی۔ آج کل ایسے کیمیا بھی مل سکتے ہیں جو صرف 15 سے 20 دنوں میں تمام کوڑے کرکٹ کو کمپوسٹ کھاد میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہ کھاد تیار کرنے کا نہایت آسان اور سستا طریقہ ہونے کے علاوہ انتہائی زود اثر بھی ہے۔

کینچوے یا گڈوئے کمپوسٹ بنانے کے لئے کینچوے یا گڈوئے سے مدد لی جا سکتی ہے۔ گڈوئے (Earth Worm) کی خاصیت یہ ہے کہ وہ فاضل زرعی بے کار باقیات اور گھریلو کوڑا کرکٹ اور نامیاتی اشیاء کو تیزی سے کمپوسٹ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ ایک گڈویا کئی کلو کمپوسٹ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جو کہ زرخیز، بے بو اور عمدہ قسم کی کمپوسٹ ہوتی ہے۔ اگر ہم انہیں مسلسل بے کار نباتاتی اشیاء مہیا کرتے رہیں تو یہ کئی من کھاد تیار کر دیتے ہیں۔ مغربی دنیا میں تو آج کل کینچوے یا گڈوئے کا بڑا چرچا ہے۔ اور سٹوروں پر یہ کلو کے حساب سے بکتے ہیں۔ جن کی مدد سے گھریلو پیمانے پر بھی اور بڑے زمیندار بھی نامیاتی طریقہ کاشت کو اپنا رہے ہیں۔

گڈوئے کی افزائش نسل بھی کافی تیز ہوتی ہے۔ ایک انڈے سے 20 گڈوئے نکلتے ہیں جو تین ماہ میں بالغ ہو کر اگلی نسل کو بڑھانا شروع کر دیتے ہیں۔ حیرانی کی بات ہے کہ اگر آپ گڈوئے کو درمیان سے کاٹ دیں تو دونوں حصے علیحدہ علیحدہ زندہ بھی رہتے ہیں اور دوبارہ بڑھنا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں گڈوئے کی افزائش نسل تجارتی پیمانے پر کی جاتی ہے۔ اور اس کے لئے باقاعدہ فارم بنے ہوئے ہیں۔ جہاں لوگوں کو وزن کے حساب سے گڈوئے فروخت کئے جاتے ہیں۔

کھاد بنانے کا یہ طریقہ کم خرچ بھی ہے کیونکہ اس میں استعمال ہونے والی چیزوں میں سے بیشتر زمیندار کے پاس پہلے ہی موجود ہوتی ہیں۔ صرف گڈوئے شامل کرنے سے یہ چیزیں جلد اور بہتر کھاد میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ آیئے ہم بھی اس طریقہ کو اپنائیں اور نامیاتی طریقہ کاشت کو فروغ دیں۔ جو کہ نہ صرف انسانوں بلکہ زمین کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔

غزل

اس درجہ بدل جاتے ہیں انداز دھرم بھی
دیتا ہے کلیسا میں اذاں شیخ حرم بھی

روشن ہیں جبینوں پہ تیرے نام کے سجدے
پہلو میں چھپائے ہوئے پھرتے ہیں صنم بھی

خاموش زبانوں کے مفاہیم کو سمجھو
لب بستوں سے قائم ہے محبت کا بھرم بھی

میں ذات کی گہرائی میں اترا تو یہ جانا
پندار میں شامل ہے مسیحا بھی کرم بھی

کہہ دیتا ہوں ہر بات سر عام جبھی تو
نالاں ہیں برہمن بھی فقیہان حرم بھی

عابد تیری ہر بات نرالی ہے جہاں سے
ہنستے ہوئے سہتے ہو زمانے کے ستم بھی

لئیق احمد عابد

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31546 میں صادقہ مشتاق مغل زوجہ مشتاق احمد مغل قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اختر کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 97-10-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔ /5000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 12 تولہ مالیتی۔ /66000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صادقہ مشتاق مغل ساکن A-7/511 اختر کالونی کراچی 75500 گواہ شد نمبر 1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر 2 مشتاق احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31547 میں عطیۃ النور شیما زوجہ صاحبزادہ مرزا نصیر احمد قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A 3/2 دار الصدر ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 97-10-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 30 تولہ سونا مالیتی۔ /160000 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند۔ /75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیۃ النور شیما A-3/2 دار الصدر ربوہ گواہ شد نمبر 1 صاحبزادہ مرزا نصیر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سید مدثر احمد وصیت نمبر 24280۔

مسل نمبر 31548 میں رانا دوست محمد ولد چوہدری محمود احمد قوم..... پیشہ تجارت عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/55 دار العلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 22/55 برقبہ 10 مرلہ واقع دار العلوم وسطی ربوہ مالیتی۔ /375000 روپے۔ 2۔ ملبہ مرغی خانہ واقع پلاٹ نمبر 2-1/63 دار العلوم شرقی ربوہ مالیتی۔ /75000 روپے۔ 3۔ موٹر سائیکل مالیتی۔ /25000 روپے۔ اور نقد رقم۔ /75000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔ /550000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /4000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا دوست محمد 22/55 دار العلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد وصیت نمبر 15902 گواہ شد نمبر 2 عبد الرشید صدر موصیان دار العلوم وسطی ربوہ۔

مسل نمبر 31549 میں امتہ القیاض زوجہ عبد الغفار خان قوم بٹ کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 14/13 دار الصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 97-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات وزنی 7 تولہ اندازاً مالیتی۔ /30000 روپے۔ 2۔ نقد رقم۔ /10000 روپے۔ 3۔ حق مہر۔ /1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ /1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ القیاض 14/13 دار الصدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبد الغفار خان وصیت نمبر 29553 گواہ شد نمبر 2 آفتاب احمد خان وصیت نمبر 22548۔

مسل نمبر 31550 میں طاہر احمد سہیل شاہ ولد حبیب اللہ شاہ قوم شاہ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انور آباد ضلع لاڑکانہ حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 97-8-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

شمس، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب اور حضرت مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی جیسے علماء کی کھیپ تیار کردی۔

فقہ میں بھی آپ کا مقام بہت بلند تھا۔ آپ اس علم کے عظیم مجتہد تھے۔ آپ کی مشہور تالیف "فقہ احمدیہ" ہے۔

آپ نے انصاراللہ کی ابتدائی تنظیم میں شاندار خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے ہندوستان کے دینی مدرسوں کا دورہ کیا۔ آپ محکمہ قضاء کے انچارج بھی رہے۔

جماعت احمدیہ لدھیانہ نے دارالبیعت کی از سرنو مرمت کی تو اس کا افتتاح آپ نے فرمایا۔

جولائی 1925ء میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس امرتسر میں آپ نے شرکت کی اور وہاں آپ سبجیکٹ کے ممبر چنے گئے۔ آپ نے ساری عمر جماعت احمدیہ کی بہت خدمت کی اور مختلف حیثیتوں سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آخر کار احمدیت کا یہ بطل جلیل 23 جون 1929ء کی شام کو بعارضہ حرکت قلب بند ہونے کے بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوگیا۔

وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 45، 46 سال تھی۔ حضرت مصلح موعود اس موقعہ پر قادیان میں نہیں تھے۔ آپ نے امیر مقامی حضرت مولانا شیر علی صاحب کے نام ایک تفصیلی تعزیتی تار بھیجا جس میں حضرت حافظ صاحب کی خدمات اور صفات کا تفصیل سے ذکر فرمایا 24 جون 1929ء کو اس پاک وجود کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5

نے ثابت کیا ہے کہ غیر مذاہب کے خدا اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے محبت کی جائے اور ان کی تعلیم ایسی ناقص ہے کہ انسان اس پر عمل در آمد نہیں کر سکتا.... دین حق کی تعلیم انسانی فطرت کے مطابق ہے اور خدا قادر مطلق ہے اور کل عیوب سے پاک ہے اور سب سے بڑی خصوصیت دین حق میں یہ بتائی ہے کہ اس میں محبت کرنے والے کو بالکل صاف جواب نہیں ملتا بلکہ خدا تعالیٰ اس کے امتحان کے بعد اس سے ہم کلام ہوتا ہے۔

دین حق کا احسان عظیم "میں محبت الٰہی کے لفظ پر جس قدر سوچتا ہوں اس قدر ایک خاص لذت اور وجد دل میں پیدا ہوتا ہے کہ پیارا ہے مذہب (-) جس نے ہم کو ایسی نعمت کی طرف ہدایت کی ہے جس سے ہمارے دل روشن اور ہمارے دماغ منور ہوتے ہیں دین حق کی تعلیم ہمارے زخمی دلوں کے لئے ایک مرہم کا کام دیتی ہے اور اگر دین حق نہ ہوتا تو بخدا طالب حق تو زندہ ہی مرجاتے اور وہ جن کے دلوں میں محبت کا ذوق ہے ان کی کمر ٹوٹ جاتی۔ اور محبت ایک ناممکن وجود سمجھی جاتی اور اس کو وہم سے موسوم کیا جاتا"۔

بقیہ صفحہ 6

اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/996 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طاہر احمد سہیل شاہ طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد کاہلوں استاد جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر2 عبدالسلام طاہر وصیت نمبر16129۔

مسل نمبر31551 میں بشریٰ پروین زوجہ عبدالسلام اسلم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر A/21-4 دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-12-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/20000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 12 تولہ مالیتی۔/66000 روپے 3۔ زیورات نقرئی 8 تولہ مالیتی۔/4800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ پروین A/21-4 دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالحکیم وصیت نمبر10709 گواہ شد نمبر2 عبدالسلام اسلم وصیت نمبر 26327 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر31552 میں چوہدری محمد صدیق ولد میاں عمردین قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر 81 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 58/3 ٹکڑا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-11-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان مع زمین زرعی برقبہ 73 کنال دو مرلہ واقع موضع 58/3 ٹکڑا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی۔/197500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/11000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری محمد صدیق ساکن 58/3 ٹکڑا P/O کلیرہ کلاں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر1 اللہ دتہ ناصر پسر موصی گواہ شد نمبر2 اللہ بخش پسر موصی۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مشہور شاعر عبیداللہ علیم صاحب سی سی یو سے فضل عمر ربوہ کے پرائیویٹ وارڈ میں منتقل ہوگئے ہیں۔ اب ان کی طبیعت بفضل خدا پہلے سے بہتر ہے۔ وہ دل کے عارضہ سے ہسپتال میں داخل کئے گئے تھے۔ احباب سے درخواست ہے محترم علیم صاحب کی کامل شفایابی اور صحت و تندرستی والی طویل عمر پانے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

○ عزیزہ رخسانہ صدیق صاحبہ زوجہ مکرم ماسٹر خلیق احمد صدیق صاحب ساکن قلعہ رہتاس ضلع جہلم اچانک بلڈ شوگر ہائی ہو جانے کی وجہ سے ICU فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب حال جرمنی ولد مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب اٹھوال ربوہ کا فرینکفورٹ جرمنی میں اپنڈیکس کا اپریشن ہوا ہے۔ اور انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رکھا گیا ہے۔

○ مکرم بسالت حیات مانگٹ صاحب ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ ابن مکرم چوہدری خضر حیات مانگٹ صاحب (گردہ) کڈنی کے مریض ہیں۔

○ مکرم مرزا عبداللطیف صاحب ناظم انصاراللہ ضلع جہلم سانس کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔

○ محترم بشیر احمد صاحب جہ کا چرانیہ ہسپتال کراچی میں ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے۔

○ انور احمد مبشر صدر جماعت احمدیہ مرل ضلع سیالکوٹ کی والدہ صاحبہ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ کے گھٹنہ میں پانی کی وجہ سے اکثر تکلیف رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا عطا فرمائے۔

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب امیر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کی صاحبزادی محترمہ خولہ پروین صاحبہ کا نکاح مکرم محمد لقمان صاحب ابن مکرم محمد زمان صاحب آف میرا بھڑ کا ضلع میرپور کے ساتھ مکرم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 98-3-6 کو بیت الذکر میں پڑھا۔

بعد ازاں مورخہ 98-3-19 کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی جس میں مکرم طارق محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع کوٹلی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم عبدالمجیب صاحب ابن مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امتہ العظیم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب (وفات یافتہ) نیو گارڈن ٹاؤن لاہور۔ کے ساتھ 8 مارچ 1998ء کو مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے 75 ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

مکرم عبدالمجیب صاحب مکرم نصیر احمد انجم صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کے ماموں زاد بھائی ہیں جبکہ عزیزہ امتہ العظیم صاحبہ حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب کی نواسی ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمائندہ روزنامہ الفضل

شعبہ اشتہارات کا دورہ

حصول اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات حصول اشتہارات کے لئے سیالکوٹ۔ نارووال۔ شیخوپورہ۔ راولپنڈی۔ حافظ آباد۔ گوجرانوالہ۔ شاہدرہ۔ قصور۔ اسلام آباد کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ عہدیداران و احباب جماعت احمدیہ سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-230 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرما کر ممنون ہوں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

گمشدہ اشیاء کی بازیابی

○ اگر ربوہ میں آپ کو کوئی گری پڑی چیز ملے تو مہربان فرما کر صدر عمومی صاحب کے دفتر پہنچا دیں۔ (ادارہ الفضل)

خوشخبری
ہماری دوکان
نور کراکری ہاؤس اب
محسن بازار میں شہزاد گارمنٹس کیساتھ منتقل ہوگئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14 اپریل۔1998ء
موسم : گرمی میں روزانہ اضافہ ہو رہا ہے
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

بھارتی حکومت نے مسئلہ کشمیر کے حوالے سے بین الاقوامی دباؤ کم کرنے کے لئے آئرلینڈ کی طرز پر ریاست کشمیر کے قیام کا منصوبہ بنایا ہے۔ ریاست کا انتظام متناسب نمائندگی کی بنیاد پر قائم ہونے والی اسمبلی کرے گی۔ حفاظتی انتظامات پاکستان اور بھارت کی مشترکہ سیکورٹی فورس یا بین الاقوامی پولیس کرے گی۔ اس تجویز کی عالمی سطح پر بھرپور تشہیر کی جائے گی۔

اسرائیل نے فلسطینیوں کے اسرائیل میں داخلے پر پابندی لگادی ہے۔

اقوام متحدہ میں امریکہ کے سفیر نے کہا ہے کہ امریکہ نے خلیج سے فوجوں کی واپسی کا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

افغانستان میں قیام امن کے لئے حزب اسلامی نے نیا فارمولا پیش کر دیا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ فوری جنگ بند کی جائے۔ اور غیر جانبدار عبوری حکومت وجود میں لائی جائے۔

عالمی بینک نے حکومت پاکستان کو 65 ارب روپے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ عالمی ادارے کے انکار سے گولڈن ہینڈ شیک سکیم پر عمل درآمد ممکن نظر نہیں آرہا۔

اقوام متحدہ نے ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ عراق نے گذشتہ برس 1500 سیاسی قیدیوں کو موت کی سزا دی ہے۔

ایرانی بحریہ نے 9 روزہ جنگی مشقیں شروع کر دی ہیں مشقوں میں 15000 فوجی اور پہلی مرتبہ تین روسی ساختہ آبدوزیں حصہ لے رہی ہیں مشقوں میں جنگی بحری جہاز اور لڑاکا جٹ طیارے بھی شریک ہیں۔

جنیوا میں انسانی حقوق کمیشن کا اجلاس شروع ہو گیا ہے اور بھارت نے کشمیری نمائندوں کو اجلاس میں شرکت کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

امریکی صدر کلنٹن نے پریسلر ترمیم ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس ترمیم کے خاتمہ سے امریکی انتظامیہ جنوبی ایشیا کی سلامتی اور خارجہ امور کے نکات پر زیادہ آزادانہ فیصلہ کرے گی۔

انڈونیشیا میں ڈنگو بخار سے 165 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

برطانیہ کے اخبار سنڈے ٹائمز نے ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ معمولی پڑھے لکھے آصف زرداری بے نظیر بھٹو سے شادی کر کے پاکستانی خزانہ کے مالک بن گئے۔ آصف زرداری کی سوئس بینکوں میں رقوم، برطانیہ میں اثاثے اور میراج طیاروں پر کمیشن حاصل کئے جانے سے متعلق برطانوی ایجنسیوں نے دستاویزات پر زرداری کے دستخطوں کے ثبوت حاصل کر لئے ہیں۔

ooo

ملکی خبریں

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ دہشت گردی کچلنے کیلئے عدلیہ فوری فیصلے کرے۔ مجرموں کو موقع پر سزا ملنی چاہئے۔ مذہب کی آڑ میں دہشت گردی کرنے والے عبرت کا نشان بنیں گے۔ ایلٹ پولیس فورس کی پاسنگ آؤٹ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایلٹ فورس پولیس کی تاریخ میں اہم انقلابی اقدام ہے۔ دہشت گردی۔ اغواء برائے تاوان۔ ڈکیتی اور راہزنی کے خلاف ایلیٹ فورس میدان میں آگئی ہے۔

427 خدمت کمیٹیوں کے 5 ہزار سے زائد ارکان نے حلف اٹھا لیا ہے۔ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے فیصل مسجد میں خصوصی تقریب میں راولپنڈی۔ گوجرانوالہ، ہزارہ اور مردان ڈویژن کے ارکان سے حلف لیا۔ مساجد میں ہونے والی تقاریب میں وزراء اعلیٰ شریک ہوئے۔ تھانے کی سطح پر "جسٹس آف پیس" کا نظام رائج کیا جا رہا ہے۔ خدمت کمیٹیاں سب ڈویژن۔ ضلع اور ڈویژن کی سطح پر تشکیل دی گئی ہیں۔ خدمت کمیٹیوں کے چیئرمینوں کا انتخاب وزیر اعظم اور وزراء اعلیٰ کے مشوروں سے کیا گیا ہے۔ 17۔ اپریل سے یہ کمیٹیاں اپنا کام شروع کریں گی۔ ان کے قیام کا مقصد کرپشن کو ختم کرنا۔ اور پولیس سمیت مختلف سرکاری اداروں کی کارکردگی پر نظر رکھنا اور ان سے متعلقہ عوامی شکایات کا ازالہ کرنا ہے۔ نیز بجلی و گیس اور ٹیلیفون کے غلط بلوں کے حوالے سے شکایات کا دور کرنا ہے۔

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے خدمت کمیٹیوں کی حلف برداری کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خدمت کمیٹیوں کو نچلی سطح تک وسعت دیں گے۔ ارکان اپنے اختیارات کو غلط استعمال نہ کریں۔ کرپشن ظلم ناانصافی اور برائی کے خاتمہ کے لئے خدمت کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

وزیر اعظم معائنہ سیل کے چیئرمین میجر جنرل (ر) سکندر حیات نے کہا ہے کہ خدمت کمیٹیاں گریڈ 16 تک کے ملازمین معطل کر سکیں گی۔

چائلڈ لیبر کے خلاف گلوبل مارچ پاکستان پہنچ گیا ہے اس کے شرکاء میں 2 امریکی۔ 5 بھارتی، 8 انڈونیشین۔ 5 نیپالی۔ 7 بنگلہ دیشی 6 فلپائنی اور 5 پاکستانیوں سمیت کل 51 افراد اور بچے شامل ہیں۔ وفاقی وزیر ثقافت و سیاحت نے استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان عالمی سطح پر چائلڈ لیبر کے خلاف آواز بلند کرتا ہے۔

ماہرین نے ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ 1990ء سے اب تک قیمتوں میں مجموعی طور پر تین سو فی صد تک اضافہ ہو چکا ہے۔ پاکستانیوں کی فی کس آمدنی 450 روپے سے کم ہو کر 300 روپے تک گرنے کا خدشہ ہے اہم اداروں کی نجکاری فی کس آمدنی میں کمی کی وجہ بنے گی۔

بجٹ 99-1998ء میں نئے ٹیکس لگیں گے۔ ڈیوٹیوں میں اضافہ ہو گا۔

تھانہ سٹی چیچہ وطنی میں ایک دستی بم پھٹنے سے ایس ایچ او ہلاک جبکہ محرر اور کانسٹیبل کے علاوہ سپاہ صحابہ کے سابق صدر سمیت 5 افراد شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

آئی جی پنجاب نے کہا ہے کہ آج تک دہشت گردی سے نمٹنے کے لئے پولیس کو تیار ہی نہیں کیا گیا قیام پاکستان کے بعد فرقہ واریت اور دہشت گردی جیسے مسائل نے جنم لیا۔ مجرم دندناتے رہے۔ جس سے عوام میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہوا۔

فیصل آباد ایئرپورٹ کو انٹرنیشنل بنانے کی منظوری دے دی گئی ہے آئندہ سال حج پروازیں فیصل آباد سے روانہ ہوں گی۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل پنجاب کے جیلوں میں موت کے منتظر 50 قیدی بچوں کی رہائی کے لئے عالمی مہم چلائے گی پاکستان میں خصوصی عدالتوں کے باوجود جرائم میں کمی نہیں آئی۔ پولیس کو جرائم کے باوجود قابل سزا نہیں سمجھا جاتا۔ پولیس مقابلے ماورائے قانون اور بنیادی انسانی حقوق کے منافی ہیں۔ کراچی میں ایم کیو ایم کے دونوں گروپ اور حکومت انسانی حقوق کے عالمی چارٹر پر عمل نہیں کر رہے۔

☆......☆......☆......☆

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پائیے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

سنہری موقعہ پلاٹ برائے فروخت
جوہر ٹاؤن لاہور میں 2 مرلہ کا پلاٹ جو کہ قرعہ میں الاٹ ہوا ہے۔ نقشہ پاس شدہ ہے۔ تمام بنیادی ضروریات مہیا ہیں
رابطہ: منیر احمد قریشی 61۔ ایڈن ولاز G۔ بلاک متصل قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور
☎ : 5863276

کریسنٹ گریمر اسکول
میں کلاس ششم میں پانچ اپریل سے Provisional داخلے شروع ہیں
فون آفس: 213239 فون رہائش: 211477

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین ٹی وی۔ گیزر۔ پنکھے۔ وی سی آر بھی دستیاب ہیں
رابطہ ۔۔ انعام اللہ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680، 7231681، 7223204، 7353105

★ طلائی چوڑیوں کی انواع و اقسام ورائٹی
• آپ کی سہولت کیلئے خصوصی ارجنٹ سروس
• صرف 72 گھنٹے میں آرڈر پر سونے کی چوڑیاں تیار کروائیں • ہم ہر ماہ کڑوں اور چوڑیوں کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں۔
نوٹ: ڈیزائنوں کی جانچ کیلئے اوقات کار میں تشریف لاسکتے ہیں۔
☎ دوکان 212337
رہائش 212175
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف